

# ہارٹ لینڈ راک

سرزمین دل کا نغمہ

بیشر آئزن ہاور



اپنی دیہی جڑوں پر فخر آج بھی ایک  
حقیقت ہے، زمین سے جڑے نغمہ نگاروں  
نے امریکی موسیقی کو روز مرہ کی  
زندگی کا جشن منانے کا موقع دیا ہے۔

## امریکہ

کے چھوٹے سے دیہی شہر میں پیدا ہونے اور پرورش پانے کا مطلب ہے اس کی جڑوں سے جڑے ہونے کا شدید احساس۔ آپ اپنے پڑوسی، اپنے اسکول کے دوستوں اور اپنے مقامی دکانداروں سے واقف ہوتے ہیں۔ بہر حال باہر کی وسیع دنیا کے اوراک اور اقتدار مراکز سے ایک بڑی دوری کا احساس ہوتا ہے۔ امریکہ پر ہونے والے معاشی اور ثقافتی اثرات سے کا احساس۔ بڑے شہروں میں جا کر آپ کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ چھوٹے شہروں کی اصطلاح اونٹی اور دوسرے درجے کے لیے استعمال ہوتی

ہے۔ جب جاہ و دولت کے متلاشی نوجوان اپنے شہروں کی فیصلوں سے نکل کر ایسے شہروں کا رخ کرتے ہیں جہاں انھیں ان کا مطلوب مل سکے۔ اس رجحان کو بیان کرتے ہوئے ایک مشہور ادیب نے اپنے آبائی شہر کے بارے میں لکھا کہ وہ اب بھی جگہ جہاں سے میرا تعلق ہے۔ اس کے ساتھ ہی یہ ایک حقیقت ہے کہ یہ چھوٹے شہروں کی علاقے امریکہ کا قلب ہیں اور اس بات کے ثبوت ہیں کہ حقیقی امریکہ وہاں ہے جہاں لوگ حقیقت پسند ہیں، خاص، ایماندار اور عزت دار ہیں۔ تمام تر مشکلات اور محرومی کے باوجود وہاں کے باشندوں کو ان پر ناز ہے۔

شہر، ایسٹون، ویسٹمنسٹر، کیورنگ، کیورنگ



دیہی موسیقی

## قلب میں بسے شہر کا باسی

وسط مغرب کے ایک چھوٹے سے شہر میں پیدائش کا مطلب یہ تھا کہ گرمیوں میں دن بھر باہر کھیلنے رہو اور شام کو اندھیرا ہونے پر جب ماں آواز دے تو آ جاؤ۔ جاڑوں میں اس کا مطلب تھا برف کے گولوں سے لڑتے رہو، برف کے آدھی بناتے رہو۔ پت جھڑ میں اس کا مطلب تھا دن بھر چچاں اکٹھا کر کے ڈھیر لگاؤ اور ان پر دوڑتے کودتے پھرو اور بہار میں اس کا مطلب یہ تھا کہ باسکٹ بال کی راہ میں مائل برف کے آخری تودے کے پھینکنے کا انتظار کرتے رہو تاکہ ”گھوڑا گھوڑا“ کھیلنے ہوئے گرنے جاؤ۔

اس کا مطلب تھا سارے عقیقی حصے میں دوڑتے پھرو جہاں کوئی ہانڈھ نہیں تھی، شہر میں ہر طرف اپنی سائیکلیں دوڑاتے رہو۔ اسکول جاتے ہوئے تمہارا کتا بھی پیچھے پیچھے جائے اور تمہارے باہر آنے تک انتظار کرتا رہے۔ اس کا مطلب یہ بھی تھا کہ پرانے مٹھور ڈھانچے پر پوری ٹیلی فون کی پینک پر جائے۔ مٹی کے گولے خشکے میں پھینکتے رہیں، بریلے پانی میں جہاں گھاس اگتی ہے سگھے پاؤں کھڑے رہیں۔

اس کا مطلب تھا سب کچھ ایک خانمان کی مانند کرنا۔ اکٹھا کھانا کھانے سے لے کر برف ہٹانے، جس پانی کھیلنے، مکان صاف کرنے تک۔ ٹیلی ویکٹو میں پوری ٹیلی کے چھیلوں پر جانے سے لے کر گرمیوں میں بیرونی کھڑکیوں کو پردوں سے تھپیل کرنے تک۔ اس کا مطلب تھا محنت اور سرت لیکن سب سے بڑھ کر اس کا مطلب تھا آزادی۔

— امریکی سفیر ڈیوڈ سی۔ مٹھور ڈھانچے، ایل ٹی ٹی نوائے میں پیدا ہوئے۔



امریکی سفیر ڈیوڈ سی۔ مٹھور ڈھانچے ان کی اہلیہ جینی روزویلٹ ہاؤس میں اٹلاوی مصور نکولا مسباری کی بنائے ہوئی سٹاک اسکرین کٹر پرنٹنگ کے سامنے بہ پینٹنگ ایک منفرد وسط مغربی امریکی منظر کو پیش کرتی ہے۔ ایک نوجوان لڑکی اپنی بیگ ہارڈ میں سائیکل پر سوار ہے اور پاس ہی الگٹی پر چاندیں سوکھ رہی ہیں۔ ایبیبیسٹر کا کھنا ہے کہ اس تصویر میں انہیں اپنی اہلیہ ایک بیچی کی شکل میں نیراسکا کے ایک چھوٹے سے شہر میں بڑی ہوتی ہوئی نظر آتی ہیں۔

یہ بات اس زمانے کے اس طرز کے نمایاں فنکاروں مثلاً بروک اسپرنگ ٹین، نام چینی، جان میلن کیپ اور باب بیجر کے نعروں میں دیکھی جاسکتی ہے۔ اسپرنگ ٹین کے بہت سے نعروں جیسے ”پراسٹ لینڈ“ میں امریکی وعدوں کے ٹوٹنے کو کٹھنی کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ ان کا نغمہ بارن ان دی ہاؤس انے میں ایک ترجیح بند ہے جو جب ٹین کے نغمے کے طرز پر لگتا ہے۔ تاہم اس میں جتنی سوراخوں کے درد کا بیان ہے، جن کے لیے اپنے ہی دس میں زندگی دشوار ہے۔ ”ٹائم موز“ میں بیجر نوجوان محبت کرنے والوں کے اشتیاق اور ”کھیتوں سے پرے جہاں جنگل گھنیرے ہو جاتے ہیں“ وہاں وصل کے لمحات کے بارے میں گاتا ہے۔ ایک اور گیت میں وہ گاتا ہے ”ستاروں کو دیکھو وہ کتنا دور ہیں۔“

جان میلن کیپ اٹل پاتا کے شہر سے دور میں پیدا ہوئے۔ یہ شہر ۱۸۰۰ کی دہائی میں عظیم میدان سے گزرنے والی دوریلے

ان احساسات و جذبات کا اظہار راک موسیقی کی ایک طرز میں ہوتا ہے جس کا فروغ ۱۹۷۰ کی دہائی میں ہوا۔ اس زمانے کے بہت سے مقبول گروپوں کے برعکس جو فنکار ہارٹ لینڈ راک بجاتے تھے وہ ڈرامائی جج ویج سے دور تھے۔ اور اسٹیج کی تزئین و آرائش اور لباس کے بجائے وہ ٹی شرٹ اور جینز میں سامنے آئے۔ انھوں نے پہلے سے ترحیب شدہ برقی یا الیکٹرانک باجوں اور آلات موسیقی کے بجائے گیتا اور روایتی ڈھول کے ذریعے اپنے گیتوں کو ساز فراہم کیا۔ اپنی ذاتی زندگی میں بھی یہ فن کار نیو یارک اور لاس اینجلس کی چکا چوندہ کرنے والی شاندار طرز رہائش کے بجائے اپنے شہروں کو لوٹنے یا وہیں رہنے پر آمادہ تھے۔

آل میوزک گانڈ (www.allmusic.com) کے اعداد و شمار کے مطلق ”ہارٹ لینڈ راک بنیادی طور پر سیدھا سیدھا راک این رول تھا جس میں امریکیت کو شامل کر دیا گیا تھا۔ اس میں گریج راک سے زیادہ ہوا تھا لیکن یہ دوسرا راک سے زیادہ رواں چلی نہیں تھا۔“ آل میوزک گانڈ میں اس کا بھی ذکر ہے کہ اس طرز کے فن میں ”وحدت اس رجحان سے تھی کہ موسیقی کو کسی چیز کے بارے میں ہونا چاہیے۔“

یہ عام لوگوں کے بارے میں ہے، یہ عام طور پر دیہی علاقوں میں رہنے والے لوگوں اور کام کرنے والے لوگوں کی زندگیوں، ان کے خواب اور ان کی محرومیوں کے بارے میں ہے۔ انسائیکلو پیڈیا واگی پیڈیا میں لکھا ہے کہ دیہی راک کا مرکزی خیال تہجائی یا علاحدگی ہے۔

ولی نیلسن (بائیں) اور نیل ینگ، مکیمڈین، نیو جرسی میں ۲۰۰۶ میں ۳۱ ویں سالانہ فارم ایڈ کنسرٹ کے دوران۔

لائسنس کے سٹیل کی جگہ آ یاد کیا گیا تھا۔ میلن کیپ نے مقامی جینڈ سے اپنے گریپر کی شروعات کی اس کے بعد ۱۹۷۶ میں انہیں ایک بڑا موقع ملا جب انہوں نے ایک برطانوی گلوکار ڈیوڈ ہاوی کے سفیر کے ساتھ ریکارڈنگ کے معاہدے پر دستخط کیا۔ ڈیوڈ ہاوی ایسے فنکار تھے جنہیں اسٹیج کے ”گھیم راک“ کو شکل عطا کرنے والوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ ملین



